شہزاد احمد

(حالاتِ زندگی)

شہزاد احمد ۱۹۳۲ء میں ڈاکٹر حافظ محمد بشیر کے ہاں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ لاہور سے میٹرک پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ جہاں سے ایم۔اے نفسیات اور ایم۔اے فلسفہ کے امتحانات پاس کیے۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد زیادہ تر مارکیٹنگ اور ایڈمنسٹریشن کی طرف توجہ دی اور تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور روٹی کارپوریشن میں خدمات سرانجام دیں۔ کچھ عرصہ ٹی وی اور فلم کے لیے بھی کام کیا۔

''حلقہء اربابِ ذوق'' کے رکن اور سیکرٹری جنرل بھی رہے ان کی بہترین ادبی خدمات کے صلے میں ۱۹۶۹ء میں آدم جی ادبی ایوارڈ، ۱۹۹۲ء میں نقوش ایوارڈ، ۱۹۹۴ء میں علامہ اقبال ادبی ایوارڈ اور حکومت پاکستان کی جانب سے تمغہء حسن کارکردگی کا ایوارڈ دیا گیا۔

ہماری غزل کا بنیادی موضوع ہی محبت اور اس سے وابستہ احساسات و جذبات کا فنکارانہ اظہار رہا ہے مگر شہزاد احمد اُردو کا پہلا غزل گو ہے جس نے غزل کے اس بنیادی موضوع کو تجربے کے علاوہ علم کی سطح پر بھی برتا ہے اور یوں وہ محبت کی نفسیات کا ماہر غزل گو تسلیم کیا گیا ہے۔

شہزاد احمد کی غزل میں شاعرانہ مہارت، مضامین کا تنوع، بلند خیالی، زورِ بیان اور الفاظ و تراکیب کا عمدہ استعمال ملتا ہے۔ الفاظ و تراکیب میں خاص حُسن، کلام میں ترنم اور تسلسل کی مخصوص فضا پڑھنے والے کو مسحور کر دیتی ہے۔ اُن کی غزل میں موسیقی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ اُن کی غزل میں دل کو بھانے والی جملہ کیفیات موجود ہیں۔

نثر میں اُن کے مضامین اور ڈرامے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ وہ زبان بڑی سلیس اور سادہ استعمال کرتے ہیں جس میں روزمرہ اور محاورہ کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ وہ عبارت کو خوبصورت اور ادبی بنانے کے لیے تشبیہات بھی استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے متعدد ڈراموں اور مضامین کے تراجم بھی کیے ہیں۔ یہ تراجم اس قدر شُستہ زبان میں ہیں کہ ان پر طبع زاد ہونے کا گمان نہیں ہوتا۔

شاعری میں ان کی تصانیف صدف، جلتی بجھتی آنکھیں، بکھر جانے کی رُت، ٹوٹا پُل اور رنگِ غزل زیادہ مقبول ہیں جب کہ نثر میں مذہب تہذیب موت، ذہین انسانی حدود و امکانات، سائنس کے عظیم مضامین جب کہ تراجم میں اسلامی فلسفے کی تاریخ، اسلام کی پہچان، اسلامی آرٹ اور مسلم فلسفے کی تاریخ قابلِ ذکر ہیں۔

اُنہوں نے ۲۰۱۲ء میں لاہور میں وفات پائی۔

غزل

(شہزاد احمد)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو اُردو غزل میں جدّت سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ شہزاؔد کے اسلوبِ غزل سے آگاہی دینا۔
۳۔ جدید اُردو غزل میں شہزاد احمد کا مقام بتانا۔

خاص الفاظ و تراکیب: جبیں ۔ بَل پڑنا ۔ کسک ۔ مردہ محبتیں ۔ رُت ۔ خلل پڑے ۔ طبع ۔ شعلہ سا
پانی اُبلنا ۔ ماہتاب

یہ سوچ کر کہ تیری جبیں پر نہ بَل پڑے
بس دور ہی سے دیکھ لیا اور چل پڑے

دل میں پھر اِک کسک سی اُٹھی مدّتوں کے بعد
اِک عمر کے رُکے ہوئے آنسو نکل پڑے

سینے میں بے قرار ہیں مُردہ محبتیں
ممکن ہے یہ چراغ کبھی خود ہی جَل پڑے

اے دل تجھے بدلتی ہوئی رُت سے کیا ملا
پودوں میں پھول اور درختوں میں پھل پڑے

اب کس کے انتظار میں جاگیں تمام شب
وہ ساتھ ہو تو نیند میں کیسے خلل پڑے

سورج سی اُس کی طبع ہے، شعلہ سا اُس کا رنگ
چُھو جائے اُس بدن کو تو پانی اُبل پڑے

شہزاؔد دل کو ضبط کا یارا نہیں رہا
نکلا جو ماہتاب، سمندر اُچھل پڑے

(بکھر جانے کی رُت)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) پہلے شعر کے مطابق شاعر اپنے محبوب کو دُور سے کیوں دیکھتا ہے؟

ب) مدّتوں کے بعد شاعر کے ساتھ کیا واقعہ رونما ہوتا ہے؟

ج) چوتھے شعر میں شاعر دل سے کس طرح مخاطب ہے؟

د) پانچویں شعر میں شاعر کو سکون کی نیند کیوں آ رہی ہے؟

ہ) مقطع میں شاعر کا ''ماہتاب'' سے کیا مراد ہے؟

۲۔ غزل کے متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) نصاب میں شامل غزل شہزاد احمد کے مجموعے میں شامل ہے۔

i) صدف ii) جلتی بجھتی آنکھیں

iii) ٹوٹا پُل iv) بکھر جانے کی رُت

ب) نصاب میں شامل شہزاد احمد کا کلام صنف سخن کے لحاظ سے ہے۔

i) نظم ii) غزل

iii) مثنوی iv) رباعی

ج) غزل میں لفظ ''پڑے'' استعمال ہوا ہے بطور۔

i) قافیہ ii) ردیف

iii) مقطع iv) مطلع

د) غزل میں بل۔چل۔نکل۔جل۔پھل۔خلل۔اُبل۔اُچھل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں بطور۔

i) ردیف ii) قافیہ

iii) تشبیہ iv) استعارہ

۳۔ درج ذیل میں درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

الف) شہزاد احمد کا شمار جدید غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔

ب) اُردو ادب میں غزل قدیم روایت کی امین ہے۔

ج) غزل نظم کے مقابلے میں ایک جدید صنفِ سخن ہے۔

د) ایک غزل میں صرف ایک ہی خیال کا اظہار ہو سکتا ہے۔

ہ) غزل کے تمام اشعار کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے۔

۴۔ غزل کے دوسرے اور تیسرے شعر کی تشریح کریں۔

۵۔ غزل کے مطلع میں شاعر نے جس جذبے کا اظہار کیا، آپ اس سے کس قدر اتفاق یا اختلاف کرتے ہیں، اور کیوں؟

۶۔ غزل کے آخری دو اشعار کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

۷۔ شہزاد احمد کی نصاب میں شامل غزل کے تناظر میں اُردو ادب میں جدید غزل میں موجود رجحانات پر بحث کریں۔

۸۔ ''جبیں پر بل پڑے'' شاعر نے کس تناظر میں استعمال کیا ہے؟

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے کوئی بھی ادبی فن پارہ اِس طرح پڑھوائیں۔ کہ وہ خود بھی ادب تخلیق کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

۲۔ طلبہ سے روزمرہ زندگی کے مختلف نوعیت کے فارم پُر کروائیں۔

۳۔ روزمرہ زندگی میں ضرورت کی رسیدات لکھوائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو اردو غزل میں جدت اور اس کے رجحانات پر لیکچر دیں۔

۲۔ جدید اُردو غزل میں شہزاد احمد کے مقام پر لیکچر دیں۔